مدیر اعلیٰ کے قلم سے

مدارس عربیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.........اما بعد!

اَلحمدللہ دو ماہ کے تعطل کے بعد مدارس عربیہ دینیہ میں ایک پھر علم وعمل کی بہار آرہی ہے۔ مشتاقانِ علم جوق در جوق دینی مدارس میں داخلوں کے لیے رجوع کر رہے ہیں۔ ارباب اہتمام اور اساتذہ کرام بھی طلبہ کرام کے استقبال کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا تو کوئی لمحہ بھی حصول علم سے غفلت میں نہیں گذرنا چاہیے۔ ہر دم اسے علم کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ حصول علم میں سرگرمی سے بہتر کیا مصروفیت ہوسکتی ہے؟ جن صاحبان علم نے علم کا ذائقہ چکھا ہے ان کے نشاط کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ حصول علم کے لیے آنے والے یہ طلبہ کرام ہمیں کتنے عزیز ہیں؟ کوئی ہمارے دل کی گہرائیوں میں جھانک کے دیکھ سکے تو دیکھے۔ یہ مہمانان رسول ہیں، علم کے باب میں جتنے فضائل آئے ہیں، یہ طلبہ ان کے سچے مصداق ہیں۔ ان شاءاللہ چند روز میں مدارس میں قدیم و جدید طلبہ کے داخلے مکمل ہو جائیں گے اور پھر سے قال اللہ وقال الرسول کی پر کیف صدائیں بلند ہونے لگیں گی۔ موقع کی مناسبت سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چند باتیں مدارس کے ارباب اہتمام اور طلبہ کرام کے سامنے رکھی جائیں:

ا۔ اِخلاص نیت کا اہتمام:

اِنما الاعمال بالنیات کے مصداق ہمارے تعلیم وتعلم کا سلسلہ براہ راست وحیِ الٰہی سے جڑا ہوا ہے، یہاں بجز اخلاص کوئی دوسرا داعیہ کام نہیں آسکتا، چناں چہ تعلیم وتعلم کے سلسلہ میں اخلاص نیت اوّلین شرط ہے، اس کے بغیر یہ علم ثمر آور نہیں ہوسکتا، نہ ہی ہماری مساعی رنگ لاسکتی ہیں۔ اخلاص نیت ارباب اہتمام، اساتذہ کرام اور طلبہ میں بھی مطلوب ہے۔ جن اداروں کی بنیادوں میں اخلاص کا پانی دیا گیا ہوتا ہے وہ برگ وبار لاتے ہیں، اور افراد اخلاص کے پیکر ہوں تو ان کے علوم سے ایک زمانہ فیض یاب ہوتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند اس کی بہترین مثال ہے، اکابر دارالعلوم نے خالصتاً لوجہ اللہ دینی علوم کے تحفظ کے لیے اس کی بنیاد رکھی، آج اس کی شاخیں شرق وغرب میں پھیلی ہوئی ہیں، اور بہت سے ایسے ادارے بھی ہیں جو بلند بانگ دعووں کے ساتھ قائم ہوئے، مگر اخلاص نہ تھا آج ان اداروں کا نام

ونشان بھی نہیں۔ چناں چہ تعلیم وتعلم کے سلسلے میں اخلاص نیت شرط ہے، نیت خالص لوجہ اللہ نہ ہوگی تو وقت بھی برباد ہوگا اور مدرسہ کے فراہم کردہ وسائل کا بھی ضیاع ہوگا۔

۲۔غیر تعلیمی امور سے اجتناب:

دوران تعلیم اساتذہ کرام کے لیے بھی اور طلبہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ غیر تدریسی اور غیر تعلیمی امور کی طرف اعتناء نہ کریں۔ مدرسہ اکثر و بیشتر اساتذہ کو وہ تمام سہولیات مدرسہ کی چار دیواری میں مہیا کرتا ہے جو ایک مدرس کی ضرورت ہوسکتی ہیں، اسی طرح طلبہ کے لیے بھی قیام وطعام، فراہمی کتب اور وظائف کی صورت میں انہیں ذہنی یکسوئی فراہم کی جاتی ہے، چنانچہ مدرسین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمت دین کے لیے وقف کریں، کسی قسم کے وسوسے اور اندیشہ ہائے دور دراز سے کوسوں دور رہیں۔ طلبہ سے گذارش ہے کہ انہوں نے اپنے گھر بار، والدین کی شفقتوں، دوست احباب کی مجلسوں اور اپنے وطن کی فضاؤں کو خیر باد کہہ کر مدرسہ کا رخ کیا ہے تو وہ اپنا پورا وقت اور اپنی تمام توانائیاں تحصیل علم میں صرف فرمائیں۔ نت نئے نعروں اور چمکتے دمکتے دعووں کے پیچھے نہ لپکیں۔ اگر وہ حصول علم کے علاوہ کسی اور سرگرمی میں حصہ لیں گے تو اپنے ساتھ بہت بڑا ظلم کریں گے۔

۳۔نظم وضبط کا اہتمام:

ادارہ چھوٹا ہو یا بڑا، نظم وضبط کے بغیر اس کا کامیاب ہونا اور ترقی کرنا ناممکن ہے۔ تعلیمی وتدریسی سرگرمیوں کو نظم وضبط میں لایا جانا ضروری ہے۔ اس نظم کا تعلق اساتذہ سے بھی ہے اور طلبہ سے بھی۔ طلبہ کی کمرہ جماعت میں حاضری، مطالعہ وتکرار میں شرکت، دارالاقامہ میں رہائش، نماز باجماعت کا اہتمام، ان تمام امور کی نگرانی لازمی ہے۔ اہل مدرسہ کے پاس طلبہ ایک امانت کے طور پر ہیں، ان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ صحیح نہج پر تربیت، اور انہیں معاشرے کا قابل قدر فرد بنانا مدرسہ کی ذمہ داری ہے، اسی طرح استاذ وطالب علم کی جانب سے غیر ضروری رخصت سے اجتناب اہمیت کا حامل ہیں۔

۴۔جدید داخلوں میں تحقیق وتفتیش کا عمل:

نئے داخلوں میں امیدوار کے مکمل اور درست کوائف جمع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ داخلہ امیدوار کے رجحانات ومیلانات جانچنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اگر کسی امیدوار میں مدرسہ کے اہداف ومقاصد کی تکمیل کی اہلیت نہ پائی جاتی ہو، یا ریاست مخالف نظریات کا حامل ہو یا کسی بھی کالعدم تنظیم سے تعلق کا شبہ ہو تو ایسے امیدوار کو ہرگز داخلہ نہ دیا جائے۔ مدرسہ کے ذمہ داران کو اپنے ہاں تعلیم پانے والے ہر طالب علم کے مکمل

کوائف سے آگاہی ضروری ہے۔ دوران تعلیم کسی طالب علم کے بارے میں شکایت آتی ہے کہ وہ مشکوک سرگرمیوں ملوث ہے تو مدرسہ کو اس کے داخلے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

۵۔ گردوپیش پر نگاہ رکھیں:

اہل مدارس کو اپنے گردوپیش پر خوب نگاہ رکھنی چاہیے۔ دنیا بھر کا کفر ان مدارس کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ آئے روز مدارس کے متعلق بے سروپا رپورٹیں چھپتی رہتی ہیں۔ مدارس پر انگلی اٹھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جاتا۔ ہمارا میڈیا عمومی طور پر مدارس کے بارے میں منفی تاثر پھیلانے میں غیر ملکی این جی اوز سے دس قدم آگے رہتا ہے۔ الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے پلیٹ فارم سے اس سلسلے میں بھرپور دفاع کیا جاتا ہے۔ مگر مدارس کو بھی اپنے علاقہ کے احوال کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے اقدامات اٹھانے چاہییں جن کی مدد سے مدارس بارے منفی تاثر کو زائل کیا جاسکے۔ اہل مدرسہ کو چاہیے کہ علاقے کی سرکردہ اور بااثر شخصیات بشمول اعلیٰ افسران کو اپنے ادارے میں دعوت دیں، انہیں ادارے کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرائیں، دینی تعلیم کی اہمیت، معاشرے میں ''مدرسہ'' کی ناگزیریت، امن وامان کے قیام میں مدارس کے کردار کے حوالے سے بریفنگ دیں۔ اس طریقے سے اہل مدرسہ اور عام معاشرے میں قرب بھی پیدا ہوگا اور عوام میں دینی تعلیم کی اہمیت بھی اجاگر ہوگی۔

۶۔ رجوع الی اللہ کی ضرورت:

آخری بات یہ عرض کرنی ہے کہ یہ دنیا اگرچہ دارالاسباب ہے اور اسباب کو اختیار کرنا جتنا ہمارے بس میں ہے، ضروری ہے مگر بہرحال ہماری نگاہ مسبب الاسباب پر رہنی چاہیے۔ رجوع الی اللہ کا جتنا اہتمام ہوگا، عمل میں اخلاص ہوگا، اپنے مقاصد کے لیے یکسوئی ہوگی اسی قدر کامیابی ہوسکے گی۔ مدرسہ کے ماحول میں رہنے والے تمام افراد کو رجوع الی اللہ کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ صرف تعلیم وتعلم ہمارا مطمح نظر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا جو اصل مقصد اور روح ہے یعنی عبدیت وانابت، اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس ذات سے حقیقی رشتے کی اُستواری...... یہ بھی ہمارے مقاصد میں شامل ہونا چاہیے۔ وہ ادارے جہاں دونوں امور (تعلیم وتعلم اور رجوع الی اللہ) کا اہتمام ہو وہ دنوں میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے بعض مدارس میں ختم خواجگان کا اہتمام ہوتا ہے، اسے عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح طلبہ میں فرائض کے علاوہ سنتوں اور نوافل کے اہتمام کی طرف بھی شوق ورغبت دلانا چاہیے۔ یہ جو مدارس پر کٹھن حالات آتے رہتے ہیں، یہ بھی اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ رجوع الی اللہ کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو، آمین!